موبائل فون کے استعمال کا شرعی جائزہ

The Uses of Mobile Phone in the Light of Islam

ذوالفقار خان*

ڈاکٹر سید نعیم بادشاہ بخاری**

Abstract

The scientific progress and inventions in the present age is proof that the human mind is mastery of God. Among these inventions made by the human mind, the cell phone is very important which has attracted people belonging to sections and fields of life. No one can deny the importance of cell phones in the present age but at the very same time its negative and un-careful usage can turn an important gadget into irreversible destruction. An act of irresponsibility done by individual can emphases the whole family life and the family has to bear consequences. It can also imprint deep signs of immorality which becomes unbearable in the future life of that individual. Therefore, it is needed to devise certain rules and regulations in the light of teaching of Islam which can ensure moral usage of mobile phone and can potentially turn it into more useful gadget and can control its damages and negativity. In the present paper one such attempt has been made.

Key words: *scientific, human mind, inventions, gadget, emphases*

دور حاضر کی سائنسی ترقی اور نئے نئے ایجادات انسانی عقل کا نمونہ قدرت ہونے پر واضح دلیل ہے۔اور موبائل فون بھی ان ایجادات میں ایک ایسی انسانی ایجاد ہے جس نے زندگی کے تمام شعبوں اور طبقوں سے تعلق رکھنے والے انسانوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔موبائل فون کی ضرورت سے آج کے دور میں انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر اس کے استعمال میں بے احتیاطی اور لاپرواہی برتی جائے تو بہت زیادہ تباہی اور بربادی کا باعث بنتی ہیں جن کا ازالہ کرنا نا ممکن ہو جاتا ہے۔اور پھر اس کے غم اور زخم تمام خاندان کو سہنا پڑتا ہے۔اور انسان کے اخلاق اور کردار پر ایک بد نما داغ بن جاتا ہے۔جو کہ معاشرے میں نا قابل برداشت ہوتا ہیں۔اس لیے ایسے شرعی، اخلاقی حدود اور ضوابط متعین کرنا ضروری ہے۔جنکی وجہ سے اس مفید ایجاد کے فوائد حاصل کئے جاسکے اور اس کے مضرات اور نقصانات سے بچا جا سکے۔ذیل میں چند ضوابط اور آداب کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

السلام علیکم سے گفتگوں کا آغاز کرے

موبائل فون پر گفتگوں کا آغاز "السلام علیکم" سے کریں۔کیونکہ یہ شریعت مطہرہ کا اصول ہے اور مسلمانوں کا شعار ہے۔یہ سنت ہے اس کے خلاف کرنا سنت کے خلاف ہے، حدیث مبارک میں ہے:

"عن جابر قال قال رسول الله ﷺ السلام قبل الكلام" [1]

---

* ایم فل اسکالر، شعبہ اسلامیات، زرعی یونیورسٹی پشاور

**سپروائزر / چیئرمین، شعبہ اسلامیات، زرعی یونیورسٹی پشاور

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ سلام کلام کرنے سے پہلے ہے"۔

اس کے علاوہ یہ ایک جامع اور بہترین دعا بھی ہے۔ جسکے معنی ہے۔ "تم پر سلامتی اور اللہ تعالی کی رحمتیں اور برکتیں ہوں" گویا یہ تین دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ جسکو آپ اپنے مخاطب کے لیے گفتگوں کے ابتداء میں بطور تحفہ پیش کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ خود بھی اجر و ثواب کے مستحق بن جاتے ہیں۔ ایک حدیث شریف میں ہے۔ کہ "السلام علیکم کہنے والا دس ۱۰ اور السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہنے والا بیس ۲۰ اور السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کہنے والا تیس ۳۰ نیکیاں حاصل کرتا ہے۔[2]

سلام کے بعد اپنا تعارف کرے:

موبائل فون پر سلام کے بعد مخاطب کو اپنا تعارف کروائیں۔ کیونکہ بسا اوقات مخاطب آپ کو پہچان نہیں پاتا۔ تو تشویش میں مبتلا ہوتا ہے۔ اس لیے پہلے اپنی شناخت کروانی چاہیے۔ تاکہ اسے تکلیف نہ پہنچے کیونکہ حدیث میں ہے۔

" المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده"[3]

"کامل مسلمان ہے وہ جس کی زبان اور ہاتھ (کی تکلیف) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"

دوسری جانب اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ جس طرح دروازے پر دستک دینے والا ہی تعارف کروانے کا پابند ہوتا ہے بالکل اسی طرح فون کرنے والا بھی اپنا تعارف کروانا اپنا فرض سمجھیں۔ اس سے گفتگوں اچھے ماحول میں ہوگا اور جانبین کو کسی تکلیف و تلخ کلامی کا سامنا نہیں پڑے گا۔ اور کون؟ کی جواب میں (میں میں) کی بجائے اپنا پورا نام ظاہر کرنا چاہیے۔ حدیث میں ہے:

"عن جابر قال اتيت النبى ﷺ فدققت الباب فقال:من هذا؟ فقلت انا فقال انا انا كانة كرهها"[4]

"حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ "کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے باہر سے آواز دی۔ تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا "کون" میں نے عرض کیا۔ "میں" آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے۔ کہ یہ میں میں کیا ہوتا ہے"

مخاطب کی حالت کا خیال رکھا جائے:۔

موبائل فون پر بات کرتے وقت مخاطب کے مزاج کا خیال رکھیں۔ بات کو خواہ مخواہ طول نہ دیا جائے مختصر مگر جامع اور باوقار انداز میں گفتگوں کی جائے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

"يايها الذين امنوا اتقو الله وقولوا قولاسديدا۔"[5]

"اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔"

البتہ اگر کسی ضرورت کی وجہ سے تفصیلی گفتگوں کرنی ہو تو پہلے سے اجازت لینی چاہیے۔ تاکہ مخاطب کے آرام اور مصروفیات میں خلل نہ ڈالیں۔ فون مناسب وقت پر کرنا چاہیے یعنی آرام، کام یا نماز کے اوقات میں فون کرنے سے پرہیز لازمی ہے۔ بسا اوقات انسان طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے فون سننے کے قابل نہیں ہوتا یا کسی اہم کام میں مشغولیت کی وجہ سے بات کرنے کے لیے فارغ

نہیں ہوتا اور فون مصروف کرے تو بار بار فون نہیں ملانا چاہیے۔ اور اگر مخاطب گفتگوں سے معذرت کرلے تو اس کی معذرت قبول کرلینی چاہیے۔ اور اس کو برا نہیں ماننا چاہیے۔ قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے:

"وان قیل لکم ارجعوا فارجعوا ھو ازکی لکم"[6]

"اور اگر تم کو لوٹ جانے کا کہا جائے تو لوٹ جاؤ۔"

گفتگو میں حفظ مراتب کا خیال رکھیں:۔

کسی کو فون کرتے وقت مخاطب کے لیے اس کے مراتب اور مقام کا خیال رکھیں۔ حدیث میں ہے:

"انزلواالناس منازلھم"[7]

"لوگوں کے ساتھ اس کے مرتبے کے مطابق ملوں۔"

اس حدیث کے تحت ہر ایک کو اس کے مقام اور مرتبے کے موافق الفاظ سے نہایت آدب و احترام سے پکاریں۔ یہ حفظ مراتب کا طریقہ آپ کے لئے عزت کا باعث ہوگا۔ اور ساتھ ساتھ حدیث شریف پر عمل کرتے ہوئے اجر وثواب بھی ملے گا۔ کال ملنے کے بعد اگر آواز نہ آرہی ہو تو ہیلوں ہیلوں چیخنے کی بجائے دوبارہ کال ملائیں۔ اسی طرح رانگ (Rong) نمبر ملنے یا رانگ کال آنے پر سائستگی سے معذرت کرلیں۔ ہمیشہ گفتگوں درمیانی آواز میں کریں اتنا آہستہ بھی نہ بولیں کہ مخاطب نہ سن سکیں اور نہ اتنا چیخ کر بولے کہ اطراف میں موجود لوگ تنگی محسوس کریں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

"وغضض من صوتک ان انکر الاصوات لصوت الحمیر۔"[8]

"اور اپنی آواز میں نرمی پیدا کر، بے شک سب آوازوں سے بری آواز گدھے کی ہے۔"

اسلام ہر چیز میں اعتدال کا درس دیتا ہے۔ یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت کو بھی زیادہ اونچی آواز سے منع فرمایا ہے۔ خواتین کو اگر کبھی فون پر مردوں سے گفتگوں کا اتفاق ہو۔ تو صاف سیدھے اور کھرے لہجے میں بات کرنی چاہیے۔ لہجے میں کوئی نزاکت اور حلاوت پیدا نہ کریں۔ قرآن میں ارشاد ہے:

"فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبه مرض و قلن قولا معروفا"[9]

"تو (نامحرم سے بوقت ضرورت) نرمی اور (نزاکت) سے بات نہ کیا کرو، ورنہ وہ شخص کہ جس کے دل میں کھوٹ ہے وہ (غلط) توقعات وابستہ کرلے گا اور بات چیت (سنجیدہ) طریقے سے کیا کرو۔"

لہذا غیر محرم لڑکے اور لڑکی کا بلا ضرورت فون پر گفتگوں کرنا یا ایک دوسرے سے ملنا جائز نہیں۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیے یہ انسان کو بڑے گناہ تک پہنچا دیتی ہے۔

خیانت سے بچیئے:۔

بعض لوگ فون پر گفتگوں کے دوران دوسری طرف سے آنے والی آواز کو اپنے موبائل فون میں محفوظ (Record) کرلیتے ہیں۔ جسے بعد میں مختلف مقاصد کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ یا وہاں پر موجود لوگوں کو وہ آواز سنوانے کیلئے لاؤڈ اسپیکر کھول دیتے

ہیں۔ جس کا مخاطب کو علم نہیں ہوتا اور اگر اسے علم ہو جائے تو ناپسند کرتا ہے۔ کسی کی گفتگوں بغیر اجازت کے دوسروں کو سنوانا اچھی بات نہیں اور خیانت کے زمرے میں آتا ہے۔ حدیث میں ہے:

"المجالس بالامانہ"[10]

"مجلسوں میں کہی گئی بات امانت ہے۔"

اس لئے فون کے ذریعے گفتگوں کرنا بھی ایک مجلس ہے تو اگر اس مجلس کی بات باہر کر دی جائے تو یہ امانت میں خیانت شمار ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے:

"لا ایمان لمن لا امانۃ لہ"[11]

"جس کے اندر امانت (کی صفت) نہیں اس کا ایمان کامل نہیں۔"

اسی طرح جب فون پر کوئی گفتگوں کر رہا ہو تو اس کی باتوں کو کان نہیں لگانا چاہیے جس کو وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا یہ تجسس میں داخل ہے جو ناجائز ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

" ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا:[12]

"اور کسی کا بھید نہ ٹٹولو اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرے۔"

قرآن مجید کی اس آیت میں تجسس سے منع فرمایا گیا ہے۔ تجسس کا مطلب ہے کسی کے عیبوں کا سراغ لگانا یا ایسی بات کا کھوج لگانا جس کو وہ ظاہر نہ کرنا چاہے۔ اسی طرح حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جس نے کسی کی کوئی ایسی چیز دیکھ لی جس کے ظاہر ہونے کو اچھا نہیں سمجھا جاتا پھر اس کو چھپا لیا تو اس کا اتنا بڑا ثواب ہے۔ کہ جیسے کسی نے زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کو زندہ کر دیا۔"[13] اور حضرت ابن عمر رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور بلند آواز سے پکار کر فرمایا کہ "اے وہ لوگوں جو زبانی طور پر مسلمان ہو گئے ہو اور ان کے دلوں میں ایمان نہیں پہنچا مسلمانوں کو تکلیف نہ دو انہیں عیب نہ لگاؤ اور انکے پیچھے چھپے ہوئے حالات کی تلاش میں نہ لگو۔[14] لہذا ان دو بڑے گناہوں (خیانت اور تجسس) سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ موبائل فون پر گفتگوں کرتے ہوئے شرعی آداب کا خیال رکھا جائے اور بغیر اجازت کے اسپیکر نہ کھولا جائے۔ بلکہ مخاطب کی بات کو امانت سمجھ کر بلا اجازت کسی اور کے ساتھ شیئر نہیں کرنا چاہئے۔

موبائل فون پر جھوٹ، فحش گوئی اور بیہودہ پیغامات بھیجنا

موبائل فون پر جو اخلاقی برائیاں عام ہو گئی ہیں ان میں جھوٹ فحش گوئی اور بیہودہ مذاق بھی ہے۔ دن بھر موبائل فون پر باتوں میں تحریری پیغامات میں بیہودہ اور غیر اخلاقی طرز کلام اختیار کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کیا جاتا۔ مفسدہ پرواز اور بدکردار اس سلسلے میں قبیح اور فحش پیغامات وضع کرتے ہیں اور پھر ان پیغامات کو کسی جھجک اور شرم کے بغیر بھیجتے ہیں۔ اور باقاعدہ مجالس میں ایک دوسرے کو سناتے ہیں حالانکہ فحش گوئی اور بدکلامی شریعت میں انتہائی مذموم اور قابل ملامت فعل ہے۔ حدیث میں ہے:

"ایاکم والفحش فان اللہ تعالی لا یحب الفحش والتفحش"[15]

"فحش گوئی سے بچو اس لئے کہ اللہ تعالی کو فحش گوئی اور بے بیہودگی پسند نہیں"۔

اسی طرح دوسری حدیث میں ہے:

"لیس المؤمن بالطعان وللعان والفاحش ولا البذی"[16]

"مومن عیب لگانے والا، لعنت کرنے والا، فحش گوئی کرنے والا اور زبان دراز نہیں ہو سکتا"۔

دوسری جگہ حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہے کہ میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور میرے والد میرے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"ان الفحش والتفاحش لیس من الاسلام فی شیئ وان احسن الناس اسلاما احسنهم اخلاقا"[17]

"فحاشی اور بیہودگی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں لوگوں میں اچھا مسلمان وہ ہے جو ان میں اچھے اخلاق کا حامل ہوں"۔

مذکورہ بالا احادیث میں فحش گوئی کی ممانعت اور مذمت اس طرح سختی سے بیان کی گئی ہے کہ اس بیہودگی سے بچنا ہی اسلام ہے۔ اور اس میں مبتلا شخص گویا مومن ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن آج کل موبائل فون پر یہ گناہ اتنا عام ہو چکی ہے کہ کوئی اس کو عار محسوس ہی نہیں کرتا کیونکہ جب معاشرے میں کوئی برائی عام ہو جائے تو پھر لوگ اس گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھتے، لھذا ان سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔ اسی طرح موبائل فون پر جھوٹ بولنا معمول بن گیا ہے اور فخریہ انداز میں جھوٹ بولا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

"لعنة الله علی الکذبین"[18]

"جھوٹ بولنے والوں پر اللہ تعالی کی لعنت ہو"۔

جھوٹ کا مطلب غلط بیانی اور حقیقت کے خلاف بات بیان کرنا جو کہ انتہائی قابل مذمت فعل ہے نیز اللہ تعالی کا یہ بھی ارشاد ہے کہ

"ان الله لا یهدی من هو کاذب کفار"[19]

"بے شک اللہ اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور انکار کرنے والا ہو"۔

اسی طرح حدیث میں ہے

"کبرت خیانته ان تحدث اخاک دثیا وهو لک مصدق وانت به کاذب"[20]

"سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہہ دیں اور وہ اس بات میں آپ کی تصدیق کرتا ہو اور تم اس میں جھوٹا ہوں"۔

ایک اور حدیث ہے

"ایت المنافق ثلاث اذاحدث کذب واذاوعد اخلف واذااتمن خان"۔[21]

"منافق کی تین نشانیاں ہے جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولتاہے اور جب وعدہ کرتاہے تو وعدہ خلافی کرتاہے۔اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتاہے"۔

لھذا موبائل فون پر جھوٹ بولنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔اسی طرح ہر سنی سنائی بات کو آگے مسیج نہیں کرنا چاہیے۔حدیث میں ہے

"كفى بالمرء كذبا ان يحدث بكل ماسمع"۔[22]

"آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی بات کو آگے پھیلا دیں"۔

اس لیے اگر کوئی بات مسیج کے ذریعے پہنچے تو تحقیق کرنا چاہیے اس کے بعد اگر ضرورت ہو تو دوسروں کو فارووڈ(Forward) کریں اس کے علاوہ اگر کوئی آیت یا حدیث کسی کو مسیج کرنا ہو تو عربی رسم الخط میں لکھنا چاہیے اور آیت یا حدیث کا حوالہ بھی دینا چاہیے۔قرآن اور حدیث کے ایس ایم ایس(SMS) بھیجنے میں نہایت درجہ کی احتیاط کرنی چاہیے۔حدیث میں ہے

"من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار"۔[23]

"جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے"۔

اسی طرح کسی صحابی یا امام کا قول بھی بلا تحقیق اور بغیر حوالا آگے نہیں بیجھنا چاہیے خاص کر دینی پیغامات،عبادات،اجر وثواب اور مختلف وظائف کے متعلق پیغامات بیجھنے میں حد درجہ احتیاط سے کام لینا چاہیے۔موبائل فون کے غلط استعمال سے جہاں ہماری اخلاقیات اور معاشرت تباہ ہو رہی ہے قتل وفساد اور دشمنی کے واقعات میں دن بدن اضافہ ہو رہاہے وہاں موبائل فون کی تابکاری شعاعیں دماغی خلیوں پر اثرانداز ہو رہی ہے سنڈے ٹائمز کے مطابق سویڈن میں ہونے والی جدید تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ"موبائل فون کا باقاعدہ استعمال کرنے والے افراد کے دماغ میں رسولی بننے کے خطرے میں 30٪ فیصد اضافہ ہو جاتاہے۔انٹرنیشنل جرنل آف اونکالوجی میں دماغی رسولی میں مبتلا1600 افراد کے دس سالہ مطالعہ کے بعد بتایا گیاہیں کہ موبائل فون کا مسلسل استعمال ہی رسولیوں کا سبب ہے"۔[24] اسی طرح ٹائمز آف انڈیا 31 اکتوبر 2004ء نے موبائل فون کے مضر اثرات کی مکمل نشاندہی کی ہے۔"[25]

لھذا موبائل کا استعمال بقدر ضرورت کرنا چاہیے اس میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔

موبائل فون پر رنگ ٹونز

موبائل فون کی رنگ ٹون یعنی گھنٹی کا مقصد فون آنے کی اطلاع دیناہے۔جیسا کوئی شخص کسی سے ملاقات کرنے کی غرض سے اس کے گھر جائے تو دروازے پر دستک دیں کر اپنے آنے کی اطلاع دینا مقصود ہوتاہے بالکل اسی طرح رنگ ٹون بھی فون آنے پر مطلع کرتی ہے اور یہ مقصد میوزک کے بغیر ایک عام گھنٹی سے بھی حاصل ہو سکتاہے۔لیکن افسوس بہت سارے لوگ اپنے موبائل پر لاعلمی سے یا شوقیہ طور پر گانے بجانے اور سرور کے دھنوں پر مشتمل ٹونز لگالیتے ہیں اور ان یو یہ احساس بھی نہیں ہوتا کہ وہ ایسی گھنٹی لگاکر گناہ کے مرتکب ہر رہے ہیں۔اور یوں وہ دانستہ یا غیر دانستہ طور پر اللہ تعالی کی نافرنی میں مبتلا ہو جاتے ہیں گانا بجانا اور موسیقی شریعت میں حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے

"ومن الناس من يشتری لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم ويتخذها هزوا اولئک لهم عذاب مهين"[26]

"اور وہ لوگ ہیں کہ خریدار ہیں کھیل کی باتوں کے تاکہ گمراہ کریں اللہ کی راہ سے بن سمجھے اور ٹھہرائیں اس کو ہنسی وہ جو ہیں ان کو ذلت کا عذاب ہے"

چنانچہ "لھوالحدیث" کی تشریح کرتے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"ان لهو الحديث هو الغناء واشباهه"[27]

"یعنی لھوالحدیث سے مراد گانا بجانا اور اسی قسم کی اور بہت سی چیزیں جو گانا بجانے کے مشابہ ہوں"۔

اسی طرح دوسری جگہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ

"واستفزز من استطعت منهم بصوتک"[28]

"اور پھسلا لے ان میں سے جس کو تو پھسلا سکے اپنی آواز سے"

امام ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ "اس آیت میں شیطانی آواز سے گانا بجانا مراد ہے، امام مجاھد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ (اے ابلیس) تو انھیں کھیل تماشوں اور گانے بجانے کے ساتھ مغلوب کر، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں اس آیت میں ہر وہ آواز مراد ہے جو اللہ تعالی کی نافرمانی کی طرف دعوت دے یہی قول حضرت قتادہ رحمتہ اللہ علیہ کا بھی ہے۔[29] ایک اور جگہ ارشاد ہے

"افمن هذا الحديث تعجبون وتضحكون ولا تبكون وانتم سامدون"[30]

"سو کیا تم لوگ اس کلام سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تکبر کرتے ہو"

لفظ سامدون کی تفسیر میں امام ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

"عن ابن عباس رضى الله عنه تعالى عنهما قال الغناء هي يمانية اسمدلنا عن لنا، وكذا قال عكرمة رحمة الله عليه"[31]

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں کہ اس کے معنی ہیں "گانا" اور یہی قول عکرمہ رحمہ اللہ کا ہے"۔

اسی طرح آپ ﷺ کا ارشاد ہے

"الجرس مزامير الشيطان"۔[32]

دوسری حدیث ہے

"الغناء ينبت النفاق فی القلب كما ينبت الماء الذرع"۔[33]

"گانا دل میں نفاق کو اگاتا ہے جیسا کہ پانی کھیتی کو اگاتا ہے"

دوسری جگہ صحیح بخاری میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے

"لیکونن من امتی اقوام یستحلون الحر و الحریر والخمرو والمعازف"[34]

"میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہونگے جو زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کو حلال سمجھنے لگیں گے"۔

اور مسند امام احمد میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"ان الله عزوجل بعثنی ھدی ورحمة للمؤمنین وامرنی بمحق المزامیر والاوتار والصلیب وآمر الجاھیلة"[35]

"مجھے اللہ تعالی نے مؤمنین کے لیے ہدایت و رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور باجے شرکیہ گنڈے، صلیب اور زمانہ جاہلیت کے غلط کاموں کے مٹانے کا حکم فرمایا ہے"۔

مذکورہ بالا آیات اور احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ گانا بجانا بالاتفاق حرام ہے۔ اور ان کا سننا بھی حرام ہے لہذا ایک مسلمان اور امتی ہونے کی حثیت سے ہر مسلمان کو موسیقی سے اجتناب کرنا چاہیے اور اپنے موبائل فون کی گھنٹی سادہ اور میوزک کی منحوس آواز سے پاک رکھنی چاہیے تاکہ خود بھی اس گناہ کہ سے بچ سکیں اور دوسروں کو بھی بچا سکیں۔ جسطرح موبائل فون کی گھنٹی میں موسیقی صحیح نہیں ہے اسی طرح بطور گھنٹی اللہ تعالی کا کوئی نام یا قرآن پاک کی تلاوت لگانا بھی درست نہیں کیونکہ ان کا عزت و احترام کرنا ہر مسلمان پر واجب ہیں۔ اور اللہ تعالی نے بندوں کو حکم دیا ہے کہ ان پیارے پیارے ناموں کے ساتھ اس کو پکارو اور انہی کے ذریعے اللہ تعالی سے دعاء مانگو جیسا کہ ارشاد ہے

"قل ادعو الله اوادعو الرحمن ایاما تدعوا فله الاسماء الحسنی"[36]

"کہدیجئے (اے نبی) کہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر جو نام لیکر پکاروگے سو اسی کے ہے سب نام"

اس سے معلوم ہوا کسی دنیوی عرض سے قطع نظر اللہ تعالی کے ناموں کو صرف اس کے ذکر اور اس کی بزرگی بیان کرنے کے لیے لینا اور یاد کرنا درست ہوگا۔ لہذا عوام الناس جو دانستہ یا غیر دانستہ طور پر موبائل فون میں جو اللہ اکبر یا قرآن پاک کی تلاوت محفوظ کر دیتے ہیں اور کال آنے کی صورت میں بجائے کسی گھنٹی کے اللہ اکبر یا قرآن پاک کی تلاوت جیسی آواز سنائی دیں تو شریعت مطہرہ کی رو سے اس کا استعمال جائز نہیں اس لیے موبائل فون کے گھنٹی کے طور پر اسے استعمال نہ کیا جائے اللہ تعالی کا مبارک نام خالص ذکر الہی کی نیت اور ارادہ سے لینا چاہیے اپنی کوئی دنیوی غرض پوری کرنے کے لیے اس مبارک نام کو استعمال کرنا درست نہیں اور ایمانی غیرت کے منافی ہے جیسا کہ الدر المختار میں ہے:

"وقد کرھوا والله اعلم نحوہ لا علام ختم الدرس یقرء(قوله لاعلام ختم الدرس)اما اذالم یکن اعلاما بإنتهانه لا یکرة لا نه ذکرو تفویض،بخلاف الاول لانه استعمال آلة للاعلام ونحوہ اذا قال الداخل"یا الله مثلا لیعلم الجلاس بمجیئه لیهیؤاله محلا و یوقروہ واذا قال الحارس لا اله الا الله ونحوہ لیعلم باستقاظه فلم یکن المقصود الذکر اما اذا

اجتمع القصد ان یعتبر الغالب کما اعتبر فی نظائرہ"[37]

"فقہا کرام نے "واللہ اعلم" اس طرح کے الفاظ کہنے کو درس کے اختتام کو بتلانے کے لئے مکروہ کہا ہے۔ کہ اگر اس قسم کے الفاظ کہنے سے درس کے اختتام کو بتلانا مقصود نہ ہو تو کراہیت نہیں کیونکہ یہ ذکر ہے اور کسی چیز کے حقیقی طور جاننے کو اللہ تعالی کے علم کے حوالہ کر دینا ہے، بخلاف پہلی صورت کے کہ اس کے کہنے والے نے اس کلمہ کو خبر دینے کا آلہ اور ذریعے کے طور پر استعمال کیا اسی طرح کا حکم اس صورت کا بھی ہے کہ جب داخل ہونے والا "یااللہ" کہہ دے اور اس سے مقصود بیٹھنے والوں کو اپنے آنے کی خبر دینی ہو، تاکہ اس کے بیٹھنے کے لئے جگہ بنائیں اور ان کی عزت کریں، اور کوئی چوکیدار "لا الہ الا اللہ" وغیرہ کہے اپنے جاگنے کو ظاہر کرنے کے لئے تو چونکہ اس طرح کے الفاظ سے اللہ کا ذکر کرنا مقصود نہیں تو اس لیے ایسے مواقع پر اللہ کا نام لینا مکروہ ہے۔ اور اگر لفظ "اللہ" سے مقصود ذکر بھی ہو اور اطلاع دینا بھی تو ایسی صورت میں غالب کا اعتبار کیا جائے گا، جیسا کہ اس کے نظائر میں غالب کا اعتبار کیا جاتا ہے۔"

موبائل فون پر شادی کے موقع پر ویڈیو اور تصویر لینا

تصویر اور ویڈیو بنانا ہر حالت میں درست نہیں ہے خواہ وہ شادی ہو غم اور شادی کے موقع پر تو اور بھی خطرناک ہے جب یہ لیک ہو جاتی ہے تو بات قتل اور دشمنی تک پہنچ جاتی ہے۔ لہذا شادی کے مواقع پر تصویر اور ویڈیو بنانے سے اجتناب کرنا چاہیے کونکہ ایسی حرکتوں کا ارتکاب کرنا اللہ تعالی کے عذاب کو دعوت دینا ہے۔ حدیث میں ہے:

" عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان الذین یصنون ھذہ الصور یعذبون یوم القیامۃ یقال لھم احیوا ما خلقتھم۔"[38]

"حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: یہ لوگ جو تصویر بناتے ہیں قیامت کے روز ان کو عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا جو تم نے بنائے ہیں اس کو زندہ کروں"

اسی طرح دوسری حدیث ہے

"ان اشد الناس عذابا یوم القیامۃ المصورون۔"[39]

"بے شک سب سے زیادہ سخت عذاب میں قیامت کے روز تصویر بنانے والے ہوں گے۔"

یہ بات بھی ضروری ہے کہ "موبائل فون کی تصویر کا وہی حکم ہے جو عام تصویر کا ہے، اس کا بنانا ناجائز اور حرام ہے۔ ایمان کا کمزور ترین درجہ یہ ہے کہ مسلمان گناہ کو گناہ سمجھے اور دل میں اس سے نفرت کرے، تصویر کو جائز کہنا یا اسے عبادت کا درجہ دینا انتہائی خطرناک گناہ ہے۔[40] لہذا شادی کے موقعوں پر تصویر اور ویڈیوں بنانے سے گریز کرنا چاہیے اس میں دنیا اور آخرت کا نقصان ہے اور مشاہدہ میں آیا کہ شادی میں ویڈیوں اور تصویر بنائی جاتی ہے پھر لیک ہو جاتی ہے اور شادی کے اگلے ہی روز دلھے کو قتل کیا جاتا ہے اور خوشیاں غم میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس لیے اس سے بچنا چاہیے۔

ویڈیو کی گواہی اور فیصلہ

ویڈیو کے ذریعے جو تصویر کشی کی جاتی ہے اس میں ملاوٹ کی زیادہ گنجائش ہوتی ہے یہ ممکن ہے کہ کسی شخص کی کوئی اور تصویر کہیں کاٹ کر اور جگہ جوڑ دی جائے یا مثلاً کسی کی تصویر سے سر کاٹ کر کسی اور جسم سے کے ساتھ جوڑ دیا جائے اس کی الٹ پھیر ویڈیو اور انٹرنیٹ وغیرہ میں بھی ممکن ہے۔ اس لیے ویڈیو سے حاصل ہونے والی معلومات میں آمیزش اور اشتباہ پانے کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے اور مشتبہ قسم کی دلیلوں پر نہ تو فیصلہ کیا جاتا ہے اور نہ گواہی دی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ فتاوی عالمگیریہ میں ہے

"و لو سمع من و راء الحجاب لا يسمعه ان يشهد لاحتمال ان يكون غيره"[41]

"اگر کسی نے پردے کے پیچھے سے گواہی دی تو اس کی گواہی نہیں سنی جائیگی کیونکہ یہ شبہ ہے کہ یہ کوئی اور ہو سکتا ہے"

اس لیے ویڈیو کی گواہی اور اس پر فیصلہ کرنا معتبر نہیں ہے۔

موبائل فون اور میسج کے ذریعے خرید و فروخت

خرید و فروخت جس طرح زبان کے ذریعے آمنے سامنے ہوتی ہے اسی طرح بوقت ضرورت موبائل فون اور میسج کے ذریعے بھی کی جا سکتی ہے بشرطیکہ بیچی جانے والی چیز کی قیمت فون یا میسج کے ذریعے مناسب طور پر متعین کر دی جائے تاکہ بعد میں کوئی پریشانی نہ ہو، تحریر کے ذریعے خرید و فروخت کے بارے میں علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے

"و يكون بالكتابةمن الجانبين فاذا كتب اشتريت عبدك فلانا بكذا وكتب اليه البائع قد بعت فهذا بيع"[42]

"اور خرید و فروخت کا معاملہ فریقین کی جانب سے تحریری شکل میں ہو سکتا ہے تو اگر خریدنے والے نے لکھ دیا کہ میں نے اتنے میں تیرے فلاں غلام کو خرید لیا اور بیچنے والے نے بھی تحریری شکل میں اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا تو اس معاملہ پر بیع کا اطلاق ہو گا۔"

اس لیے جس طرح تحریر کے ذریعے خرید و فروخت درست ہے اسی طرح حکم موبائل کا بھی ہو گا ان دونوں میں قریبی مماثلت پائی جاتی ہے اور مسیج کے ذریعے بھی خرید و فروخت کا معاملہ جائز ہو گا۔

موبائل فون کے ذریعے رویت ہلال کی خبر

حنفیہ کے ہاں چاند کے ثبوت کے لیے بنیادی اصول یہ ہے:

(۱) اگر مطلع صاف ہو خواہ مسئلہ عید اکے چاند کا ہو یا رمضان کا رویت ثابت کرنے کے لیے خبر مستفیض یعنی اتنے لوگوں کی خبر مطلوب ہے کہ عادۃ ان کا جھوٹ پر متفق ہو جانا ناقابل تصور ہو جائے۔ جیسا کہ ہدایہ میں ہے

"واذا لم تكن بالسمآء علة لم تقبل الشهادة حتى يراه جمع كثير يقع العلم بخبرهم"[43]

(۲) اور اگر مطلع ابر آلود ہو اور مسئلہ رمضان کے چاند کا ہو تو ایک معتبر آدمی خبر چاند کے ثبوت کے لیے کافی ہے۔

"(وقبل بعلة خبر عدل و لوقنا او انثى لرمضان وحين وحرتين للفطر)اى اذا كان

بالسمآء علة يقبل فى هلال رمضان خبر واحد عدل ۔۔۔فلانه امر دينى فينقبل فيه خبر الواحد ۔۔۔الخ"[44]

گویا ان دونوں صورتوں میں چاند ثابت ہونے کا مدار خبر پر ہے۔ اگر مطلع ابر آلود ہو اور مسئلہ عید کے چاند کا ہو تو دو آدمی کی گواہی سے چاند کی رویت ثابت ہوتی ہے۔ نیز فقہاء کرام کے ہاں یہ بات بھی متفق علیہ ہے کہ گواہی اسی وقت معتبر ہوگی جب کہ گواہ قاضی یا ذمہ دار کے سامنے گواہی دے لیکن خبر کے معتبر ہونے کے لیے خبر دہندہ کا سامنے ہونا ضروری نہیں۔ رویت ھلال کی پہلی دو صورتوں میں چونکہ خبر مطلوب ہے اور خبر غائبانہ بھی دی جاسکتی ہے اس لیے اگر ان صورتوں میں موبائل پر خبر دی جائے اور اطمینان ہو جائے کہ خبر دیندہ اپنا جو تعارف کرادیا ہے وہ صحیح ہے اور یہ شخص معتبر ہے تو موبائل فون کی ایسی خبروں کو قبول کیا جا سکتا ہے۔

(۳) تیسری صورت جس میں گواہی مطلوب ہے "اگر چاند دیکھنے والا خود فون پر گواہی دے کہ میں نے چاند دیکھا ہے تو اس کا نہیں کیونکہ گواہی کے معتبر ہونے کے لیے قاضی یا ذمہ دار کی مجلس میں حاضر ہو کر گواہی دینا ضروری ہے۔ البتہ اگر کوئی مقامی ذمہ دار گواہان کے بیان کو سن کر اور ان کے بیان سے مطمئن ہو کر ذمہ دار ادارہ کو فون پر اطلاع کریں تو یہ صورت جائز اور معتبر ہوگی کیونکہ یہ فون پر گوہی نہیں بلکہ جو بات گواہوں کے بیانات سے ثابت ہو چکی ہے اس کے بارے میں اطلاع دینا ہے۔"[45]

موبائل فون پر نکاح کی شرعی حثیت

موبائل فون کے ذریعے نکاح کا ایجاب وقبول درست نہیں اس لیے کہ ایجاب وقبول ایک ہی مجلس میں ہونا ضروری ہے۔ جیسا کہ الدر المختار میں ہے

"و ينعقد بايجاب من احدهما وقبول من الآخر "[46]

"ان دونوں میں سے ایک کے ایجاب اور دوسرے کے قبول کرنے سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے"۔

اور اس میں یہ بھی ذکر ہے

"وشرط حضور شاهدين حرين او حرو حرين مكلفين سامعين قولهمامعا"[47]

"اور دو آزاد گواہوں کا ہونا شرط ہے جو ان دونوں کا آواز سنتا ہوں کہ یہ دونوں وہی ہے۔"

اسی طرح ہدایۃ میں بھی ہے

"ولا ينعقد نكاح المسليمن الا بخضور شاهدين حرين عاقلين بالغين مسليمن"[48]

"اور دو مسلمانوں کا نکاح منعقد نہیں ہوتا مگر جب دو آزاد گواہ جو عاقل، بالغ اور مسلمان ہو"۔

البتہ صحیح طریقہ یہ ہے کہ موبائل فون پر کسی کو نکاح کا وکیل بنایا جائے اور اس کی جانب سے دوسرے فریق کے ساتھ ایجاب وقبول کرلے۔ مثلاً زید، زینب سے کہے کہ چونکہ رشید نے مجھے وکیل بنایا ہے کہ میں پانچ تولہ مہر کے عوض اس کا نکاح کی پیشکش کرتا ہوں زینب خود یا اس کا وکیل یا اس کا ولی اس کا نکاج قبول کرلے تو نکاح منعقد ہو جائے گا، یہ فون پر ایجاب وقبول نہیں بلکہ فون پر نکاح کا

وکیل بنانا ہے۔[49]

موبائل فون پر طلاق کی شرعی حثیت

طلاق کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ملاقات کر کے سمجھائیں۔ اگر طلاق ناگزیر ہو جائے تو طلاق دیں تاہم شوہر و بیوی کا ایک جگہ موجود رہنا ضروری نہیں اگر موبائل فون پر مرد نے طلاق دی تو بھی طلاق واقع ہو گی لیکن اس میں بھی بہتر یہ ہے کہ فون کرتے وقت دو اشخاص کو گواہ بنالیے جائے تاکہ آیندہ مرد و عورت کے لیے طلاق کو ثابت کرنا آسان ہو۔ جیسا کہ ردالمختار میں ہے

"ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مکرھا او ھازلا او سفیھا او سکران او اخرص باشارته او مخطئا۔"[50]

"ہر شوہر جو عاقل بالغ ہو اگر غلام ہو یا اس پر جبر کیا گیا ہو یا بیوقوف یا نشے میں ہو یا گونگا کی اشارے سے یا خطاء سے ہو، طلاق واقع ہو تا ہے۔"

لہذا جس طرح خط کے ذریعے طلاق واقع ہو تا ہے اس طرح فون اور مسیج کے ذریعے بھی طلاق واقع ہو تا ہے لیکن یہ اطمینان کرنا چاہیے کہ واقعی یہ آواز یا مسیج اسی کی شوہر کی ہے۔

موبائل فون کے ذریعے ایڈوانس بیلنس منگوانا اور مسئلہ سود

آج کل لوگ موبائل فون اے ذریعے کمپنی سے ایڈوانس بیلنس منگواتے ہیں اور پھر کمپنی اس بیلنس سے زائد پیسے کٹوتی کرتی ہے شرعا یہ کٹوتی سود میں داخل نہیں ہے کیونکہ کمپنی کی جانب سے پندرہ روپے کا بیلنس نقدیت کے حکم میں نہیں ہے بلکہ ایک معین مدت بات کرنے کی سہولت ہے اس لیے یہ تبادلہ مال بالمال نہیں ہے بلکہ زائد کٹوتی اس سہولت کے مہیا کرنے کا عوض ہے اور جب جنس مختلف ہو جائے تو اس میں سود نہیں آتا۔

"(وعلته)ای علة التحریم الزیادة(القدر)المعهود بکیل و وزن مع الجنس فان و جدا حرم الفضل النساء وان عدما جلا وان وجد احدهما حل الفضل و حرم النساء"[51]

خلاصہ بحث

اللہ تعالی نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور تمام کائنات کو اس کی خدمت میں لگایا آسمان زمین، سورج، چاند، ستارے، سیارے اور پہاڑ وغیرہ تمام انسان کی فائدے کے لیے پیدا کیے اور انسان کو حکم دیا کہ ان میں غور و فکر کریں یہ تمام چیزیں اللہ تعالی نے عبث نہیں بنائے بلکہ اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اللہ تعالی نے غور و فکر کرنے کے لیے اعضاء(آنکھ، کان، دل ودماغ وغیرہ) بھی عطا کیں اور انہی اعضاء کا استعمال کرتے ہوئے انسان آج نئی نئی چیزیں ایجاد کر رہاہے موبائل فون بھی ان ایجادات میں شامل ہے جس سے انسانی زندگی میں مزید سہولت آئی ہے اور انسان جدھر بھی ہو اپنے پیاروں سے بآسانی بات چیت کر سکتاہے لیکن اگر یہ موبائل فون اس خالق کائنات کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق استعمال نہ کیا جائے تو پھر وہی حال ہو گا جو آج کل ہمارے معاشرے کی ہیں موبائل فون کی تصویر اور ویڈیو قتل اور دشمنی کی وجہ بن رہی ہے۔ حلانکہ تصویر بنانے کو اسلام نے چودہ سو برس پہلے حرام قرار دیاہے۔ موبائل فون استعمال کرتے وقت اپنے آپ سے سوال کرنا چاہیے کہ میں اسلام کی خدمت کر رہاہوں

یا اسلام کو نعوذ باللہ تباہ کر رہا ہوں پس جو لوگ موبائل فون پر اللہ تعالی کے احکامات اور محمد ﷺ کے ارشادات دوسروں تک پہنچاتے ہوں، دعوت اسلام کا کام کرتا ہوں یا مظلوموں اور بے سہارہ لوگوں کی آواز ارباب اختیار تک پہنچاتا ہوں تو یہ لوگ اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور جو لوگ موبائل پر گانے بجانے اور گندی ویڈیو دیکھتے ہیں، تصویریں بناتے ہے یا دوسروں کو بیجھتے ہیں تو یہ لوگ اسلام کو تباہ کر رہے ہیں کیونکہ گانے بجانے قرآن کے متضاد ہے۔

بچوں کی خوب دیکھ بھال کرنا چاہیے کہ وہ فون پر کس سے بات کر رہے ہیں تاکہ بعد میں تمام خاندان کے لیے رسوائی کا ذریعہ نہ بنے۔ لہذا بچوں کی تربیت پر خاص توجہ دینی چاہیے اور بلا ضروت ان کو موبائل نہیں دینا چاہیے۔ الغرض موبائل فون کو شریعت کے اصولوں کے مطابق استعمال کرنا چاہئے اس سے ہم دنیا اور آخرت کی تباہ کاریوں سے بچ سکتے ہیں۔

حواشی و مراجع

[1] الترمذی، محمد بن عیسی، سنن الترمذی، باب ماجاء فی السلام قبل الکلام، (بیروت، دارالمعارف، ۱۹۹۹ء)2: 99، رقم حدیث:2989

[2] مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، باب ای السلام افضل، (بیروت، دارالمعارف ۱۹۹۹ء) رقم حدیث، 2689

[3] الترمذی، محمد بن عسی، سنن ترمذی، باب ماجاء فی ان المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ ۲: ۹۰

[4] البخاری، محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ، الجامع صحیح بخاری، باب اذا من ھذا فقال انا، (بیروت، دارالریان للتراث ۱۹۸۶ء) رقم حدیث، ۵۸۹۶

[5] سورہ الاحزاب:33 /70

[6] سورہ النور:24/28

[7] ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، (بیروت، دارلفکر، ۱۹۹۵ء) رقم حدیث، 4842

[8] سورہ لقمان، 19:31

[9] سورہ الاحزاب، 32:33

[10] محمد بن عبداللہ الخطیب، مشکاۃ المصابیح، (مکتبہ البشری، کراچی پاکستان، ۲۰۱۰) رقم حدیث، 5062

[11] الترمذی، محمد بن عیسی، سنن ترمذی، ص، 17 مشکاۃ المصابیح، رقم حدیث، 35

[12] سورہ الحجرات، 49:14

[13] محمد بن عبداللہ الخطیب، مشکاۃ المصابیح، ص، ۴۲۴

[14] ایضا، رقم حدیث، 5043

[15] ایضا، رقم حدیث، 4638

[16] الترمذی، محمد بن عیسی، سنن ترمذی، رقم حدیث 1977

[17] احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل، (بیروت، مکتبہ الرسالہ، ۲۰۰۰ء) ج:1، ص:405

[18] سورہ آل عمران، 61:3

[19] سورہ الزمر، 39: 3

[20] محمد بن عبداللہ الخطیب، مشکاۃ المصابیح، رقم حدیث 4845

[21] مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، رقم حدیث 59

22 ایضا، باب النھیی عن الحدیث بکل ما سمع، رقم حدیث 5

23 البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب العلم، باب کفی بالمرء اثما ان یحدیث بکل ما سمع، رقم حدیث 389

24 http://dailypakistan.com.pk/daily-bites/24-apr-2017/565185

25 ماہنامہ "الحق" اگست، 2005ء

26 سورہ لقمان 31: 6

27 ابو بکر احمد بیہقی، السنن الکبری، باب الرجل یعنی فیتخذ الغناء ضاعۃ یؤتی علیہ ۔۔۔ الخ، (بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۳ء) ۱۰ / ۳۷۷

28 سورہ الاسراء، 17:64

29 امام ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ۵:۹۳

30 سورہ النجم: 59

31 تفسیر ابن کثیر: ۷:۴۶۸

32 مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، باب کراھۃ الکلب والجرس فی السفر، رقم حدیث، ۲۱۱۳

33 ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، باب کراھیۃ الغناء والزمر:

34 البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، باب ماجاء فی من یستحل الخمر ویسمیہ بغیر اسمیہ، ۲:۷۳۸

35 احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل، باب احادیث ابی الباھلی، ۲:۴۵۴

36 سورہ الاسرا: 111۔

37 الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ۲:۴۳۱

38 البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، باب عذاب المصورین یوم القیامۃ، ۲: ۸۸۰

39 بخاری مع فتح الباری، کتاب اللباس، (قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی، ۲۰۰۰ء) ۱۰: ۳۱۴

40 رحمانی، خالد سیف اللہ، خواتین کے دینی مسائل، (اسلامی کتب خانہ کراچی) ۲: ۱۰۸

41 فتاوی عالمگیریہ، باب الثانی فی بیان تحمل الشھادہ ۔۔۔ الخ، ۳: ۴۵۲

42 رد المختار علی الدر المختار، کتاب البیوع، ۴: ۹۵۱۲

43 ہدایہ، کتاب الصوم، ۱: ۲۳۳

44 تبیین الحقائق، شرح کنز الدقائق، کتاب الدقائق، کتاب الصوم، (بیروت) ۱:۳۱۹

45 کتاب الفتاوی، ۳: ۳۷۶

46 الدر المختار، کتاب النکاح، ۳: ۹،

47 ایضا، ۳:۲۱

48 الہدایۃ، ۲:۳۲۶

49 کتاب الفتاوی، ۳: ۳۷۷

50 رد المختار علی الدر المختار، کتاب الطلاق، ۳: ۲۳۵۔۲۴۱ سعید

51 الدر المختار، باب الربا، ۵: ۱۷۲۔ وایضا، صادق شاہ، مفتی، موبائل فون کے شرعی مسائل (مکتبہ عمر فاروق، ۲۰۱۷ء) ص: ۵۷